ایک عالم ہے ثناخواں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا

ستار طاہر

مغرب کے دانشوروں نے رحمۃ للعالمین کے بارے میں ایک عرصے تک سخت معاندانہ رویہ اختیار کئے رکھا مگر بالآخر آج وہ بھی اعتراف حقیقت پر مجبور ہو گئے ہیں۔ ان کی حقیقت بیانیوں کا نچوڑ یہاں پیش کیا جا رہا ہے:

جے ایچ ڈینیسن Emotions as the basis of civilization: ''پانچویں اور چھٹی صدی میں انسانی تہذیب تباہی کے دہانے پر کھڑی تھی۔ وہ قدیم جذباتی کلچر جنہوں نے تہذیب کو ممکن بنایا اور انسانوں کو اتحاد کے احساس سے روشناس کرایا تھا، اب ٹوٹ پھوٹ چکے تھے۔ ایک ایسا خلا پیدا ہو چکا تھا جسے کسی طرح پُر نہیں کیا جا سکتا تھا۔ یوں لگتا تھا کہ وہ انسانی تہذیب جو گزشتہ چار ہزار برسوں میں تعمیر ہوئی تھی اب پارہ پارہ ہونے والی تھی اور بنی نوع انسانی پھر سے وحشی بن رہی تھی۔ انسانیت کا اتحاد ٹوٹ پھوٹ گیا تھا اور فرقے وقبائل ایک دوسرے کے خلاف برسرپیکار تھے اور قانون نام کی ہر شے کا وجود مٹ چکا تھا۔ عیسائیت نے جو نئی تشکیل کی تھی، وہ انسانیت کے لئے سودمند ثابت ہونے کی بجائے انسانی اتحاد اور نظم کو تباہ کر رہی تھی۔ انسانیت کا وہ عظیم چھتنار درخت جس کی چھاؤں پوری دنیا کو کبھی ڈھانپتی تھی، اب مردہ ہو چکا تھا، گل سڑ چکا تھا، اس کی جڑیں تک کھوکھلی ہو گئیں تھیں۔ عربوں میں ایک آدمی پیدا ہوا جس نے مشرق اور جنوب کی پوری دنیا متحد کر دی وہ انسان محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تھے''۔

جے ڈیون پورٹ Apology for Mohammad and Islam: ''ایسا کوئی ثبوت، شہادت اور اشارہ تک نہیں ملتا جس سے یہ کہا جا سکے کہ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کبھی کسی موقع پر اپنے دعوے کی تصدیق کے لئے کوئی فریب یا نام نہاد معجزہ دکھایا ہو۔ اپنے دین اور مذہب کے نفاذ کے لئے انہوں نے کوئی غلط حربہ اختیار نہیں کیا۔ اس کے برعکس اس علم پر پورا انحصار کیا جو انہیں خدا کی طرف سے ودیعت ہوا تھا۔ اور پھر ان کا خلوص جو صداقت الٰہی پر استوار تھا اپنے مذہب اور دین کی صداقت پر خلوص اور ایقان محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سب سے بڑی متاع تھی۔ اس پرخلوص دینی صداقت کا اظہار اُن کے ہر عمل میں ظاہر ہوا اور زندگی کے ہر مرحلے میں وہ اسی دینی

صداقت کا مظہر بنے رہے۔

اور پھر یوں اسلام نے بت پرستی کی جڑیں اکھاڑ دیں اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زندگی ہی میں مستحکم ہوا۔ اسلام کی اشاعت میں جہاں ان کی جنگی صلاحیتوں کا بڑا دخل تھا، وہاں ایک مصلح اور حکمران کی حیثیت سے بھی انہوں نے حقیقی معنوں میں اسلام کو فروغ دیا۔ ایک ایسا انقلاب آیا کہ قدیم عرب کی ہر رسم بدل گئی۔ انتقام اور بدلے کی جگہ عدل وانصاف نے لے لی۔ کسی ملزم کو اپنی صفائی پیش کئے بغیر کوئی سزا نہیں دی جا سکتی۔ عرب جیسے ملک میں یہ انقلاب دراصل محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا حقیقی معجزہ تھا''۔

جارج برنارڈ شا: ''ازمنہ وسطیٰ میں عیسائی راہبوں نے جہالت وتعصب کی وجہ سے اسلام کی نہایت بھیانک تصویر پیش کی۔ انہوں نے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور دین اسلام کے خلاف منظم تحریک چلائی۔ یہ سب راہب اور مصنف غلط کار تھے، کیونکہ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک عظیم ہستی اور صحیح معنوں میں انسانیت کے نجات دہندہ تھے''۔

نپولین دی بوناپارٹ: ''محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اہل عرب کو درسِ اتحاد دیا۔ ان کے باہمی تنازعات اور جھگڑے ختم کئے۔ تھوڑی سی مدت میں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی امت نے نصف سے زیادہ دنیا فتح کر لی۔ پندرہ برس کے عرصے میں عرب کے لوگوں نے بتوں اور جھوٹے دیوتاؤں کی پرستش سے توبہ کر لی۔ مٹی کے بت اور دیویاں مٹی ہی میں ملا دی گئیں۔ یہ حیرت انگیز کارنامہ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعلیمات اور ان پر عمل کرنے کے سبب انجام پایا''۔

لیونا لسٹانی: ''محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا طرزِ عمل، اخلاقِ انسانی کا حیرت انگیز کارنامہ تھا اور ہم یہ یقین کرنے پر مجبور ہیں کہ حضرت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعلیمات خالص سچائی پر مبنی تھیں''۔

ای ڈرمنگھم (The Life of Mohamet (Pub.1930: عرب بنیادی طور پر انارکسٹ اور انتشار پسند تھے۔ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ زبردست معجزہ کر دکھایا کہ انہیں متحد کر دیا۔ بلا شک وشبہ دنیا میں کوئی ایسا مذہبی رہنما نہیں ہوا جسے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جیسے سچے اور وفادار پیروکار ملے ہوں۔ اس سے کون انکار کر سکتا ہے کہ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعلیمات نے عربوں کی زندگی بدل کر رکھ دی۔ اس سے پہلے طبقہ اناث کو کبھی وہ احترام حاصل نہیں ہوا تھا جو محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعلیمات کے نتیجے میں ملا۔ جسم فروشی، عارضی شادیاں اور آزادانہ محبت ممنوع قرار دے دی گئی۔ لونڈیاں اور کنیزیں جنہیں اس سے پہلے محض اپنے آقاؤں کی دل بستگی کا سامان سمجھا جاتا تھا، وہ حقوق ومراعات سے نوازی گئیں۔ غلامی کا ادارہ بوجوہ اس دور میں باقی رہا، لیکن غلام کو آزاد کرنے والے کو سب سے بڑا نکوکار قرار دیا گیا۔ غلاموں کے ساتھ برابری کا سلوک روا رکھا جانے لگا اور غلاموں نے

دین اسلام کی تعلیمات سے فیض یاب ہوکر اعلیٰ ترین مناصب حاصل کئے۔ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

''تمہارے غلام تمہارے بھائی ہیں جس نے ایک غلام آزاد کیا اس پر دوزخ کی آگ حرام ہوگئی۔ اپنے غلاموں کو وہی کھلاؤ جو تم خود کھاتے ہو، انہیں اپنے جیسا لباس پہناؤ، ان کی طاقت سے زیادہ کبھی ان سے کام نہ لو''۔

ایک موقع پر جب کسی نے بلالؓ کو حبش کا بچہ کہہ کر پکارا تو محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس شخص کو مخاطب کر کے کہا: ''تم میں ابھی دورِ جاہلیت کی خوبو پائی جاتی ہے''۔

جو کچھ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کر دکھایا، اسے سامنے رکھیں تو ہم ان کی عظیم ترین شخصیت کو خراجِ تحسین پیش کرنے پر مجبور ہو جاتے ہیں۔ قرآن کی تعلیمات سامنے رکھ لیجئے یا وہ خوبیاں جو سارے عالم میں مسلمہ سمجھی جاتی ہیں۔ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زندگی قرآنی تعلیمات اور مسلمہ آفاقی سچائیوں کا جیتا جاگتا نمونہ تھی اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کبھی اپنی گفتار اور اعمال کے ذریعے ان حدود سے تجاوز نہیں کیا۔

جی ایم ڈریکاٹ (Mohamet (Pub. 1916: ''اپنی تعلیمات، ذہانت اور جوش و خلوص سے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک لاقانون علاقے کے لئے مؤثر قوانین وضع کئے، سماجی اور مذہبی ادارے قائم کئے، انہیں ایسی عبادت (نماز) پر لگا دیا، جس میں رنگ، نسل، امارت، غربت اور ہر طرح کی اونچ نیچ ختم ہو جاتی ہے۔ دنیا کا کوئی پیغمبر محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرح ایسے معاشرے اور سماج کی بنیاد نہ رکھ سکا جو مثالی ہو اور آنے والے ہر زمانے کے لئے تقلید کی ترغیب دیتا ہو''۔

اے گیلیوم (Islam(Pub. 1963: تاریخ انسانی میں محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا مقام سب سے بلند اور منفرد ہے۔ ان کی عظیم ترین فتح یہ ہے کہ انہوں نے انسانوں کو یہ عقیدہ تسلیم کرنے پر راضی کیا کہ خدا ایک ہے اور مسلمانوں کی ایک امت ہے۔ ایک عظیم مدبر اور سیاستدان کی حیثیت سے ان کے جوہر انتہائی پیچیدہ اور مشکل مسائل کی گتھیاں سلجھاتے ہوئے کھلتے ہیں۔ فوج، طاقتور قبائلی دستے اور قبائلی مزاج کے باوجود عربوں کے لئے یہ ممکن ہی نہ تھا کہ وہ متحد ہو سکیں، جب کہ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی تبلیغ اور تعلیمات سے انہیں متحد کر کے دکھا دیا۔

جی ہگنز (Apology for Mohamet (Pub. 1929: ''کوئی شخص جتنا بھی محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حیات اور اسلام کے ابتدائی دور پر غور و فکر کرتا ہے، اسے اسلام کی کامیابیوں کی وسعت پر حیرت ہوتی ہے۔ جیسے مشکل اور دشوار حالات سے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سامنا کرنا پڑا، ایسے حالات سے شاید ہی کسی دوسرے نبی کو دوچار ہونا پڑا ہو۔ ایک مذہبی رہنما، مدبر اور منتظم کی حیثیت سے انہوں نے اپنے آپ کو جس طرح تسلیم کروایا، اس کی مثال تو شاید کہیں مل سکے، لیکن خدا پر اُن کا جو ایقان اور ایمان تھا، اور اپنی تعلیمات کی صداقت اور

حقانیت کا جو شعور انہیں حاصل تھا، اس کی مثال کوئی دوسری برگزیدہ شخصیت پیش نہیں کر سکتی۔ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ ثابت کر دیا کہ وہ خدا کے بھیجے ہوئے نبی اور رسول ہیں اور یہ واقعہ ایسا ہے جو اس سے پہلے تاریخ میں ملتا ہے نہ اس کے بعد''۔

آر لینڈ اوُ Islam and the Arabs(1958): ''محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے سب سے بڑا اور مشکل فریضہ یہ تھا کہ وہ اس طاقت ور قبائلی نظام کو توڑ پھوڑ کر ختم کریں جو نہ صرف نہ ختم ہونے والی لڑائیوں کا سرچشمہ تھا، بلکہ یہ قبائلی نظام خدا کا شریک بن چکا تھا۔ اس کارنامے کے ساتھ انہیں اس قوم کو آفاقی قانون سے متعارف کرانا تھا، جو لاقانونیت کی آخری حدوں کو چھو چکی تھی، انہیں اس قوم کی تنظیم کرنی تھی جو قبائل میں بٹی ایک دوسرے کے خون کی پیاسی رہتی تھی۔ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ظلم وشقاوت کی جگہ انسانیت کا علم بلند کرنا تھا، انتشار اور انارکی کی جگہ نظم ونسق کو بحال کرنا تھا اور طاقت کی جگہ انصاف کا بول بالا کرنا تھا، اور جب محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا انتقال ہوا تو اسلام کی تکمیل ہو چکی تھی۔ اللہ کی وحدانیت پر ایمان رکھنے والا معاشرہ معرض وجود میں آچکا تھا۔ روحانی اور مادی فتوحات کا ایک ایسا راستہ کھل چکا تھا جس کی مثال پوری انسانی تاریخ پیش کرنے سے قاصر ہے''۔

اے جی لیونارڈ Islam (1909): ''محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک ایسی شخصیت تھے جن کے سامنے ایک عظیم مقصد اور بلند نصب العین تھا اور اپنے اس مقصد کی تکمیل اور نصب العین کے حصول کی راہ میں حائل ہر مشکل اور دشواری کا وہ مقابلہ کر سکتے تھے۔ یہ قوت اور صلاحیت اللہ کی دین تھی۔ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے کارناموں کے حوالے سے دراصل خدائے واحد کے جلال وشوکت کا اظہار ہوتا ہے۔ خدا نے ان کے ہاتھوں کی حرکت کو وہ تأثیر عطا کی تھی جو پوری دنیا کو ہلا سکتے تھے۔ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی کامیابی جس کی مثال تاریخ میں نہیں ملتی، دراصل عطیۂ خداوندی تھی۔

محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دنیا کو ایک عجیب فلسفہ دیا۔ ایک ایسا فلسفہ اور طرزِ حیات جو اس سے پہلے روئے زمین پر موجود نہیں تھا۔ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے موت کا خوف دلوں سے نکال دیا اور ایک ایسے طرزِ حیات کی بنیاد ڈالی جس میں انسان ہر لمحہ خوفِ خدا میں ڈوبا رہتا ہے''۔

ڈی ایس مارگولیتھ Mohamet and the rise of Islam: ''جب محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا انتقال ہوا تو ان کا مشن ادھورا نہیں تھا۔ اپنے عظیم روحانی اور سیاسی مشن کی تکمیل انہوں نے اپنی زندگی ہی میں کر لی تھی۔ وہ ایک ایسی سیاسی اور روحانی حکومت اپنے پیچھے چھوڑ گئے جس کا ایک دارالحکومت تھا۔ قبائل اور گروہوں میں بٹے ہوئے انسانوں کو انہوں نے ایک مضبوط امت میں تبدیل کر دیا تھا۔ اپنی ہمیشہ رہنے والی تعلیمات پر کاربند

رہنے کی وصیت کر کے انہوں نے امت مسلمہ کا مستقبل ہمیشہ کے لئے محفوظ کر دیا تھا''۔

ایس پی اسکاٹ History of moorish empire in Europe: اس مادی دنیا میں اخلاقی اقدار کو بتدریج کس نے مستحکم اور توانا کیا؟ پھر انہیں کس نے بامِ عروج تک پہنچایا؟ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اوران کے دینِ اسلام نے......

انسانی تاریخ اور انسان کے بے بضاعت ذہن حیران ہیں کہ کتنے مختصر سے عرصے میں بکھرے ہوئے، باہم لڑنے والے انسانی گروہوں کو ایک نبی اوراس کے پیغام نے ایک متحد اور توانا امت میں تبدیل کر دیا۔ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک ایسے ذہن کے مالک تھے جو مشکل سے مشکل اور پیچیدہ سے پیچیدہ مسائل کی گتھیاں سلجھا سکتے تھے۔ اور سب سے حیران کن حقیقت یہ ہے کہ ایسا فقید المثال ذہن رکھنے والا انسان متکبر تھا نہ مغرور، بلکہ عجز و رضا کا پیکر تھا۔ اپنی ہر کامیابی کو خدا کی عظمت سے منسوب کرنے والا......

محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عربوں کو ایک ایسی قوم بنا دیا جس نے دنیا کے دور دراز خطوں میں آباد انسانوں کو اپنے رنگ میں رنگ لیا۔ یہ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مذہب کی سب سے بڑی فتح ہے۔ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی آمد سے پہلے اوران کے بعد کی دنیا ایک بدلی ہوئی دنیا ہے۔ یہ پوری دنیا جو مشرف بہ اسلام نہ ہوئی، اس کے باوجود محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عظیم احسانات کے بوجھ تلے دبی ہوئی ہے۔ کتنی ہی شرمناک، اخلاق سوز اور انسانیت دشمن رسمیں تھیں جنہیں محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعلیمات نے اس دنیا سے مٹا کر نیست و نابود کر دیا۔

انسانی وجود کو جو مقام حاصل ہوا، وہ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعلیمات سے پہلے کبھی بنی نوع انسان کو حاصل نہ ہو سکا تھا۔ سچ پوچھیے تو حقیقت یہ ہے کہ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعلیمات کی روشنی نے تاریکیاں ختم کر دیں اور بنی نوعِ انسانی دورِ جاہلیت سے نکل کر روشنی اور علم کے منطقے میں داخل ہو گئی۔ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعلیمات انسان کو صرف اور صرف نیکی اور خیر کے کاموں پر آمادہ کرتی ہیں۔ حسد، جھوٹ، بے ایمانی اور انسان دشمنی کا قلع قمع کر دیتی ہیں۔

انسان کے وہ ہونٹ جو قبر میں ایک مدت تک خاموش رہیں گے، ان ہونٹوں کو یہ مژدہ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دیا کہ قیامت کے دن یہی ہونٹ حرکت میں آئیں گے اور اپنے اچھے کاموں کا ذکر کر کے انعام حاصل کر سکیں گے۔ انسان کو اگر اپنی دنیا کو واقعی امن کا گہوارہ بنانا ہے تو پھر اسے خدا کے اس فرستادہ نبی کی تعلیمات پر عمل کرنا ہو گا جس کا نام محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تھا۔

لامارٹین (فرانسیسی عالم): پوری انسانی تاریخ میں یہ مثال نہیں ملتی کہ کسی انسان نے دانستہ یا نادانستہ طور پر اپنے

آپ کوایک مقصد کے لئے رضا کارانہ یا غیر رضا کارانہ طور پر وقف کر دیا ہو، یہ مشن کیا تھا؟ اوہام کا خاتمہ جو انسان اور اس کے خالق کے مابین حائل ہیں۔ یہ مشن تھا خدا اور اس کے بندے کے درمیان گم شدہ رشتے کی بحالی۔ ان انسانوں کو خدا کی طرف لانا جو بدہیئت اور کریہہ شکل بتوں کے آگے سر جھکائے ہوئے اپنے حقیقی خالق کو فراموش کر چکے تھے۔ یہ مشن تھا جہالت کا خاتمہ اور عقلیت اور علم کی سرخروئی کا۔

انسان کو جو ذرائع و وسائل مہیا کیے گئے ہیں وہ بہت کمزور اور ناپائیدار ہوتے ہیں، اسی لئے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پہلے کسی انسان نے ایسے عظیم الشان اور ناممکن فریضے کی انجام دہی کا بیڑہ نہیں اٹھایا تھا، لیکن محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کا بیڑہ بھی اٹھایا اور اسے پورا بھی کر دکھایا۔ اپنی اس جدوجہد میں انہوں نے جو قوت استعمال کی وہ بیرونی اور خارجی نہیں تھی۔ محمد فلسفی، خطیب، مبلغ، قانون ساز، شجاع، بہادر، خیالات وافکار کے فاتح بھی تھے اور انہوں نے قوانینِ خداوندی بھی بحال کئے۔ وہ ایک ایسی عظیم الشان روحانی سلطنت کے بانی تھے جو ابدالآباد تک قائم رہے گی۔ وہ تمام پیمانے اور معیار جن سے ہم کسی انسان کی عظمت کا اندازہ لگاتے ہیں...... انہیں بروئے کار لا کر بتایئے...... کیا محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کوئی عظیم تر تھا؟

لین پول Studies in Mosque: محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعلیمات کے بارے میں بعض حلقے شک وشبہات کا اظہار کرتے رہے ہیں اور کرتے چلے جائیں گے۔ ایسے معترض حلقوں کے سامنے یہ مسئلہ درپیش ہے کہ ہر آن بدلتے ہوئے زمانے میں محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعلیمات کس طرح آخری، حتمی، ابدی اور غیر متبدل قرار دی جاسکتی ہیں۔ یہ سوال عمومی سطح پر اور بالخصوص اسلام کی ابدی حقانیت کے حوالے سے بہت اہم ہے۔ ایک عام تأثر یہ پایا جاتا ہے کہ اسلام کی تعلیمات بے حد سخت اور مشکل ہیں۔ اسلامی تعلیمات میں جبر کا عنصر بہت قوی ہے...... یوں یہ معترضین اسلام کو ایک بے لچک مذہب قرار دے کر یہ ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں کہ اسلام اور محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعلیمات ہمیشہ کے لئے نہیں ہوسکتیں۔

کیا واقعی ایسا ہے......؟ روئے زمین پر محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جیسا دوراندیش اور صاحب بصیرت انسان کوئی دوسرا دکھائی نہیں دیتا، محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جبر کے قائل ہی نہیں تھے۔ وہ انسان کی حدود، انسان کی صلاحیتوں اور اس کوتاہیوں اور کمزوریوں سے پوری طرح واقف تھے، اسی لئے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے صحابہ کو تلقین کیا کرتے تھے کہ وہ اتنی عبادت کیا کریں جس کے وہ متحمل ہوسکتے ہوں۔ اسی طرح محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے آنے والے دور کے حوالے سے صحابہ کرامؓ سے فرمایا تھا: ''سنو! تم ایک ایسے زمانے میں ہو جہاں تمہیں جو تعلیمات دی گئیں ہیں، اگر تم کل تعلیمات کا ۱۰/۱ حصہ چھوڑ دو گے تو تم تباہ ہوجاؤ گے، اور آنے والے زمانے میں ہم

یہ دیکھیں گے کہ جو کل تعلیمات کے ایک دہائی حصہ پر عمل کریں گے وہ بچا لئے جائیں گے"۔

جی ڈبلیو لائٹنر: Mohammad anism Religius System of the World (1908): دنیا میں بہت سے مذاہب آئے جو اپنی شکل کھو چکے ہیں، ان کی تعلیمات نیست و نابود ہو چکی ہیں۔ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جو مذہب لے کر آئے اس کی تعلیمات کب تک باقی رہیں گی۔ اس سوال کے جواب کے لئے ہمیں صرف اور صرف محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شخصیت کو سامنے رکھنا ہوگا۔ اگر چہ شخصیت اپنے قول و فعل کے اعتبار سے ہر دور میں قابل قبول ہے تو پھر اس شخصیت کے ذریعے دنیا میں جو مذہب آیا اس کی تعلیمات بھی جاری و ساری رہیں گی اور اگر یہ شخصیت کسی دور میں نا قابل قبول تسلیم کی جا سکتی ہے تو پھر اسکی تعلیمات کا بھی یہی انجام ہوگا۔

اور حقیقت یہ ہے کہ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شخصیت اور ذات میں ایک ایسی کشش اور جاذبیت ہے جو کسی دور میں کم نہیں ہوگی، بلکہ اس کشش اور جاذبیت میں بنی نوع انسانی کے لئے اضافہ ہوتا چلا جائے گا۔

جارج برنارڈ شا Islam our choice: محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مذہب کو میں نے ہمیشہ اس کی حیران کن قوت اور صداقت کی وجہ سے اعلیٰ ترین مقام دیا ہے۔ میرے خیال میں محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا مذہب دنیا کا واحد مذہب ہے جو ہر دور کے بدلتے ہوئے تقاضوں کے لئے کشش رکھتا ہے۔ میں نے اس حیران کن انسان صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا بغور مطالعہ کیا ہے اور اس سے قطع نظر کہ اسے مسیح کا دشمن قرار دیا جاتا ہے، محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہی انسانیت کا نجات دہندہ ہیں۔

میرا ایمان ہے کہ اگر اس جیسا شخص دنیا کا حکمراں ہوتا تو ہماری اس دنیا کے سارے مسائل حل ہو چکے ہوتے اور یہ دنیا خوشیوں اور امن کا گہوارہ بن جاتی۔ میں محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مذہب کے بارے میں یہ پیشن گوئی کرتا ہوں کہ یہ کل کے یورپ کے لئے بھی اتنا ہی قابل قبول ہے جتنا کہ آج کے یورپ کے لئے۔ جو اسے قبول کرنے کا آغاز کر چکا ہے۔

ای بلائیڈن Christianity, Islam and Negro Race (Pub.1969):

"محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ ہی اس مساوات اور جمہوریت نے جنم لیا جو اس سے پہلے دنیا میں موجود نہیں تھی۔ اب دولت اور حسب نسب کے پیدائشی دعووں کی کوئی اہمیت نہیں رہی۔ غلام- مسلمان ہو کر آزاد ہو جاتا، دشمن- اسلام قبول کر کے خون کے رشتے سے زیادہ عزیز سمجھا جاتا، اور کافر- اسلام لانے کے بعد دین کا مبلغ بن جاتا۔ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک حبشی بلال رضی اللہ عنہ کو مؤذن بنایا کیونکہ وہ اسلام لے آیا تھا اور پھر اس حبشی

کے ہونٹوں سے اذان کے خوبصورت کلمات سنائی دیئے۔ ''نماز نیند سے بہتر ہے''۔محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خوابیدہ انسان کو بیدار کردیا۔انسانی بیداری کی یہ صدا آج بھی دنیا کے ہر ملک میں سنی جاتی ہے۔محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دھتکارے ہوئے غلاموں کو آقا بنادیا''۔

ڈبلیوڈبلیوکیش: محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم!محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! یہ آپ کی دین ہے کہ اسلامی دنیا میں انسانوں کی راہ میں اوج کمال اور ترقی کے اعلیٰ ترین مناصب تک پہنچنے کے لئے حسب نسب حائل ہوتا ہے نہ رنگ، غربت نہ امارت، بلکہ اسلام نے تمام انسانی نسلوں کو یہ موقع فراہم کئے ہیں کہ وہ ایمان لائیں اور ایک ایسی جمہوریت اور مساوات کا حصہ بن جائیں جس میں کسی قسم کی اونچ نیچ سرے سے موجود نہیں۔آج کے دور میں محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعلیمات ہی کا یہ اثر ہے کہ ایشیا اور افریقہ میں ایک ایسی بیداری کی لہر دکھائی دے رہی ہے جس سے مغرب کا خدا کو نہ ماننے والا معاشرہ لرزاں وترساں ہے۔

فلپ کے ہتی History of the Arabs: محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انسانوں کو بتایا کہ کوئی حکمران نہیں سوائے خدا کی ذات کے اور انسان خدا کا دنیا میں نائب ہے۔محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دور حکومت میں دین کے احکام اور قرآن کے ارشادات کے ساتھ جو تطابق ملتا ہے، اس کی توقع ہر مسلمان حکمران سے کی جاتی ہے اور تعلیمات محمدی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا یہی جوہر ہے۔

لین پول Islam (Pub. 1903): جان براؤن، جو اپنے حبشی غلام کی آزادی کے لئے بخوشی جان دے سکتا تھا، اگر اسے یہ معلوم ہوتا کہ اس کی بیٹی اس کے غلام سے شادی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، تو وہ اپنی بیٹی کو اپنے ہاتھوں سے قتل کردیتا۔

یہ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تھے جنہوں نے رنگ اور نسل کا خاتمہ کردیا اور حبشی بھی عربوں کے داماد بننے لگے۔یہ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تھے جنہوں نے حبشیوں کو مقرب بنایا، انہیں خدمت اور حتی کہ حکمراں کی حیثیت سے بھی قبول کرنے پر بنی نوع انسان کو آمادہ کرلیا۔ہم میں سے کون ہے جو عیسائی ہوتے ہوئے بھی ایک حبشی عیسائی کو اپنا مقرب، رشتے دار یا حکمراں بنانا پسند کرے گا......کوئی بھی نہیں!

محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مساوات کا جو عملی تصور اسلام کے ذریعہ بنی نوع انسانی کو پیش کیا یہی وہ تصور ہے جو اسلام کا سب سے طاقت ور عنصر ہے۔یہ اسلام ہے جو اپنے معاشرے کے ہر فرد کو وقار اور آزادی، احترام اور عزت کا مقام دیتا ہے، اور یہ وہ عمل ہے جس کی مثال دوسرے مذاہب کے معاشرے پیش کرنے سے قاصر ہیں۔

(جاری ہے.....